REGD L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور - پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپیہ
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍
فی پرچہ	ا ؍

جلد ۲	۲۸ ظہور ۱۳۲۷ ہش	۲۲ شوال ۱۳۶۷ھ	۲۸ اگست ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۹۵

کپڑے کی ساڑھے سات ہزار گانٹھیں کراچی پہنچ گئیں

کراچی ۲۷ اگست پاکستان کے ٹیکسٹائل کمشنر نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ جو پاکستان کے لئے کپڑا خریدا گیا ہے اس میں سے ساڑھے سات ہزار گانٹھیں کراچی پہنچ چکی ہیں۔ باقی اڑھائی ہزار گانٹھیں بھی اس ماہ کے آخر تک پاکستان پہنچ جائینگی۔

اقتصادی ناکہ بندی کی شدید مذمت

کوئٹہ ۲۷ اگست ہندوستان نے ریاست حیدر آباد کی جو اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے ریاست قلات کی مسلم لیگ نے ایک قرارداد کے ذریعے اس کی شدید مذمت کی ہے نیز حیدر آباد کو یقین دلایا کہ وہ اس کو ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

کشمیر میں ڈوگرہ راج کا حاکمانہ اقتدار بالکل ختم ہو چکا ہے

آزاد کشمیر حکومت ہی جموں و کشمیر کی جائز حکومت ہے (سردار ابراہیم)

لاہور ۲۷ اگست۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار ابراہیم نے تمام مسلم حکومتوں سے بالعموم اور حکومت پاکستان سے بالخصوص اپیل کی ہے کہ وہ حکومتِ آزاد کشمیر کو جموں و کشمیر کی جائز حکومت تسلیم کر لیں کیونکہ اب وہاں ڈوگرہ راج کا حاکمانہ اقتدار بالکل ختم ہو چکا ہے نیز آپ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر اتحادی کمیشن کے کسی فیصلے کی اس وقت تک پابند نہ ہوگی۔ کہ جب تک خود حکومت آزاد کشمیر سے اس کی منظوری نہ لے لی جائے۔ آزاد و غیر جانبدار استصواب رائے یا جنگ کے علاوہ فیصلے کا اور کوئی طریق آزاد کشمیر کو ہرگز قبول نہ ہوگا۔ (پریس کانفرنس کی مفصل خبر صفحہ ۸ پر)

لاہور ۲۷ اگست۔ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ آج سہ پہر ہوائی جہاز کے ذریعے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں جائنٹ ریفیوجی کونسل کے اجلاس میں شریک ہونگے مغربی پنجاب کے ریفیوجی کمشنر بھی آپکے ہمراہ ہیں

حکومت اسرائیل فوجی عمر کے یہودیوں کا فلسطین میں داخلہ بند کرنے کیلئے

یہودیوں نے کاونٹ برنادوت کا حکم ماننے سے انکار کر دیا

بیت المقدس ۲۷ اگست۔ یہودیوں نے اتحادی ثالث کاؤنٹ برنادوت کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ فوجی عمر کے یہودیوں کا فلسطین میں داخلہ بند کر دیا جائے۔ کل تل ابیب میں نام نہاد اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ موسیو شرٹوک نے کاونٹ برنادوت سے ملاقات کے دوران میں اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت اسرائیل اتحادی ثالث کا یہ حکم ماننے کیلئے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اگرچہ ان کی حکومت اس حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہودی حکومت نے اس حکم کو ماننے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔

بیت المقدس میں عرب اور یہودی ریڈیو عارضی صلح توڑنے کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کر رہے ہیں۔ یہودی فوج کے کمانڈر نے بعض بین الاقوامی مبصروں سے گفتگو کے دوران میں عربوں پر عارضی صلح کو توڑنے کا الزام لگایا ہے اور اس کی تمام ذمہ داری ان پر عائد کی ہے۔ بیت المقدس میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں لڑائی شدت اختیار کر گئی ہے۔

مشرقی پنجاب کے جیلخانوں میں قیدیوں کی بھرمار

شملہ ۲۷ اگست۔ آجکل مشرقی پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی اس قدر بھرمار ہے کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ قیدخانوں کے انسپکٹر جنرل صاحب مجبور ہو کر حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ زیر سماعت قیدیوں کی ایک بڑی تعداد کو فوری طور پر ضمانتوں پر رہا کر دیا جائے لیکن یہ صورت امن عامہ کے لئے مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ اسلئے ان کا خیال ہے کہ کم از کم زیر حراست قیدیوں کی اتنی تعداد کو تو ضمانت پر ضرور رہا کر دیا جائے۔ جو امن عامہ پر اثر انداز نہ ہوتی ہو۔ مشرقی پنجاب کی جیلوں میں دہلی ڈسٹرکٹ جیل کو شامل کر کے کل ۱۱۷۸ ۵ قیدی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت ان میں ۱۱۷۰۸ قیدی بھرے ہوئے ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ ان میں سیاسی قیدیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے چنانچہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے کل ۲۱۶ افراد زیر حراست ہیں جن میں ۱۲۸ دہلی جیل میں ہیں۔ ان کے علاوہ کمیونسٹ قیدیوں کی تعداد بھی ۱۸۳ سے قطعاً زیادہ نہیں۔

لاہور میں سردار ابراہیم کا پرجوش خیر مقدم

لاہور ۲۷ اگست۔ آج پریس کانفرنس کے بعد سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ مسلم ورلڈ الیوسی ایشن کے دفتر میں گئے۔ وہاں ڈاکٹر اقبال شیدائی اور انکے سیکرٹری مسٹر ایم کے میر نے کشمیر کی حمایت میں اپنی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپکو وہ سامان دکھایا جو وہ آزاد کشمیر کے ہسپتالوں میں بھجوانا چاہتے ہیں۔ اسکے بعد آپ کشمیر سٹیٹ پراپرٹی میں تشریف لے گئے ٹکسالی دروازہ پر عوام نے آپکا پرجوش استقبال کیا۔ لوگوں نے سلامی دی اور نعرے لگائے موٹر کے ساتھ ساتھ عوام کا ایک ہجوم جلوس کی شکل میں سردار محمد ابراہیم خاں زندہ باد۔ آزاد کشمیر زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ قائد ملت زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا چل رہا تھا۔ ہجوم کے باعث موٹر اسقدر آہستہ چل رہی تھی کہ ٹکسالی دروازہ سے کشمیر سٹیٹ پراپرٹی تک صرف دو اڑھائی فرلانگ کا فاصلہ ۲۵ منٹ میں طے ہوا۔

مغربی سفیروں کی مارشل سٹالن سے مزید ملاقات

ماسکو ۲۷ اگست۔ مغربی طاقتوں کے ایلچی آج رات پھر مارشل سٹالن اور روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں ایلچیوں کو اپنی اپنی حکومت کی طرف سے تازہ ہدایات موصول ہو گئی ہیں۔

دس ہزار ٹن چینی پاکستان پہنچ گئی

کراچی ۲۷ اگست۔ ایک اطلاع کے مطابق کیوبا کی دس ہزار ٹن چینی سے لدے ہوئے تین جہاز آج کراچی پہنچ گئے

کسی لاما کو قتل نہیں کیا گیا

لاہور ۲۷ اگست۔ آج صحافیوں کی پریس کانفرنس میں آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار ابراہیم خاں نے بتایا کہ گلگت کے علاقے میں بدھ مت کے پیروؤں کے لاما کے قتل کی جو خبر چھپی ہے وہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ کسی لاما اور بدھ لیڈر کو قتل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بدھوں نے کسی مقام پر بھی مجاہدین کا مقابلہ نہیں کیا بلکہ بیشتر بدھ نوجوان تو ہماری پناہ میں آئے ہوئے ہیں اور ہمیں ہر ممکن امداد بہم پہنچاتے ہیں۔

افغانستان کے وزیر تعلیم کیطرف سے پاکستانی وفد کے اعزاز میں دعوت

کابل ۲۷ اگست۔ افغانستان کے جشن استقلال میں حصہ لینے کیلئے پاکستان کا جو وفد سردار عبدالرب نشتر کی قیادت میں کابل گیا ہوا ہے اس کے اعزاز میں کل افغانستان کے وزیر تعلیم سردار نجیب اللہ خاں نے ایک دعوت کا انتظام کیا دعوت میں مصر کے مدارالمہام متعینہ پاکستان خطیب الحسینی پاکستان کے سفیر مسٹر آئی آئی چندریگر افغانستان کے نائب وزیر اعظم سردار اسد اللہ خاں اور دیگر وزراء بھی شریک ہوئے۔

بدھ کے روز شاہ افغانستان کے ماموں سردار احمد شاہ نے پاکستانی وفد کے اعزاز میں اسی قسم کی ایک دعوت کا اہتمام کیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اولؓ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ

(از مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے)

سید بدر الدین احمد صاحب سونگھڑوی نے الفضل مورخہ ۲۶؍ اگست ۱۹۴۸ء کے پرچہ میں اپنے والد مرحوم سید اختر الدین احمد صاحب کے حالات زندگی لکھتے ہوئے اپنے دادا سید سعید الدین صاحب مرحوم کے متعلق لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جب وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی درس کی مجلس میں موجود تھے تو حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ کشف مجھے بتلایا ہے۔ کہ آج کی تیری اس مجلس میں جس قدر لوگ ہیں۔ وہ سب کے سب جنتی ہیں۔ وہ مجلس جس میں یہ واقعہ ہوا۔ اس میں میں بھی شریک تھا اسلئے میں تفصیل کے ساتھ اس خیال سے اس واقعہ کو لکھتا ہوں کہ تا یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں محفوظ رہے۔ کیونکہ میرے علم کے مطابق آج تک کسی دوست نے اس عظیم الشان واقعہ کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔

غالباً ۱۹۱۲ء کی بات ہے۔ سردی کے دن تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنی اس بیٹھک میں جس کی پشت احمدیہ بازار کے اس حصہ میں تھی جو احمدیہ چوک سے ہو کر دفتر بک ڈپو تک جاتا ہے اور جس کو بعد میں اس دکان میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس میں گذشتہ سالوں میں ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ابن مولوی قطب الدین صاحب اپنی ڈاکٹری کی دوکان کرتے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد صاحبزادہ میاں عبدالحی مرحوم کو درس قرآن کریم دیا کرتے تھے حضرت خلیفہ اول کی یہ عادت تھی۔ کہ اپنے درس میں گذشتہ بزرگوں کے واقعات زندگی بہت بیان فرمایا کرتے تھے۔ شام کے اس درس میں ایک دن آپ نے غالباً حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب کے تعلق باللہ کے متعلق کچھ واقعات بیان فرمائے ان واقعات میں آپ نے یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ ایک دفعہ شاہ صاحب مجلس میں تشریف فرما تھے کہ یک لخت ان پر کشفی حالت طاری ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ جتنے لوگ اس وقت تیری مجلس میں موجود ہیں۔ اگر تو ان کے لئے دعا کرے گا۔ تو وہ سب کے سب جنت میں جائیںگے۔ شاہ صاحب نے اسی وقت اپنے ایک مرید سے فرمایا۔ کہ جتنے لوگ اس وقت میری مجلس میں موجود ہیں۔ انہیں گن لو۔ حاضرین مجلس کی اس مردم شماری کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور بعد دعا فرمایا۔ کہ پھر سب لوگوں کو گن لیا جائے حاضر احباب کا شمار کرنے پر معلوم ہوا کہ تعداد اتنی ہی ہے۔ جتنی پہلی گنتی کے وقت تھی۔ لیکن اتفاق سے اسی وقت مجلس کے بعض لوگوں کی نظر ایک اجنبی شخص پر پڑی جو پہلی گنتی کے وقت مجلس میں موجود نہ تھا۔ لوگ حیران تھے کہ ایک نیا شخص بھی مجلس میں موجود ہے۔ اور حاضرین مجلس کی تعداد بھی اتنی ہی ہے۔ جتنی پہلی گنتی کے وقت تھی کہ اتنے میں شاہ صاحب کے مریدوں میں سے ایک شخص جو پہلی گنتی کے وقت مجلس میں موجود تھا باہر سے اندر داخل ہوا اس سے جب پوچھا گیا کہ تم کہاں گئے تھے تو اس نے جواب میں کہا کہ عین دعا کے وقت مجھے رفع حاجت کے لئے باہر جانا پڑا۔ اس اجنبی شخص سے جب پوچھا گیا کہ میاں! تم یہاں کیسے آگئے تو اس نے جواب دیا کہ میں ایک مسافر آدمی ہوں میں یہاں سے گذر رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ دعا ہو رہی ہے۔ میں بھی اس میں شامل ہو گیا۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ مجھے بھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جتنے لوگ اس وقت تیری مجلس میں بیٹھے ہیں۔ اگر تو ان کے لئے دعا کرے گا۔ تو وہ بھی سب جنت میں جائیںگے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ کوئی دوست میری مجلس سے نہ اٹھیں۔ میں ابھی دعا کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اولؓ کا یہ فرمانا تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو اسوقت درس میں موجود تھے۔ پیشاب کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت خلیفہ اول نے انہیں اٹھتے دیکھا اور بہت بیتاب ہوئے اور دعا کرنے سے رکے رہے اور ایک دوست کو بھیجا کہ حضرت میاں صاحب کو جلدی واپس لاوے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب پیشاب کر کے مجلس میں واپس آگئے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی۔ اس مجلسِ درس میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی۔ کیونکہ وہ بیٹھک جس میں درس ہوا کرتا تھا کچھ زیادہ بڑی نہ تھی۔ جو احباب اس مجلس میں موجود تھے۔ ان میں مخدومی مکرمی برادرم میاں محمد عبداللہ خاں صاحب اور برادرم مکرم صوفی ابراہیم صاحب بھی تھے۔ دعا کے بعد دوستوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ یہ وہ واقعہ ہے۔ جس کی طرف [۲]

لجنہ اماء اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات بموقعہ مجلس مشاورت سال ہائے گذشتہ میں ارشاد فرمائیں جو رپورٹ ہائے مجلس مشاورت میں درج ہیں تمام لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے ان کو الفضل میں شائع کرا رہا ہوں، تا اس کا ریکارڈ محفوظ ہو جائے اور آئندہ وہ اسکے مطابق عمل کریں۔

اس سوال پر کہ خواتین کو مجلس شوریٰ میں اپنی رائے پیش کرنے کا حق دیا جائے یا نہ دیا جائے مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۲۹ء میں لمبی بحث ہوئی۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء میں یہ معاملہ پھر دوبارہ پیش ہوا۔ حضور نے موافق و مخالف آراء سننے کے بعد جو فیصلہ فرمایا۔ وہ تمام لجنہ اماء اللہ کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج ہے۔ گو اس وقت حضور کا یہ فیصلہ عارضی تھا۔ مگر مشاورت ۱۹۳۲ء میں یہی فیصلہ مستقل کر دیا گیا۔

مشاورت ۱۹۴۱ء میں حضور نے یہ ہدایت فرمائی کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کا ایک نمائندہ بھی ہوا کرے۔ جس کا فرض ہو کہ وہ مجلس میں ہر موقعہ پر لجنات کی رائے بھی پیش کرتا جائے یہ فیصلہ بھی ذیل میں درج ہے۔

(خاکسار عبدالحمید آڈیٹر)

(۱) مجلس مشاورت ۳۱؍ مارچ ۱۹۲۸ء

"اصل بات یہ ہے کہ جس طرح مرد کو دماغ اور عقل دی ہے اس طرح عورت کو بھی دی گئی ہے اور جہاں مرد کو حکم ہے کہ علم سیکھے۔ وہاں عورت کو بھی حکم ہے کہ علم سیکھے۔ یہ ساری باتیں ماننے کے بعد کہنا۔ کہ عورتوں کی زبان پر تالا لگا دیا جائے۔ یہ غلط بات ہے۔"

مجلس مشاورت ۲؍ اپریل ۱۹۳۰ء

عورتوں کی حق نمائندگی

"عورتوں کی حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ کا باقاعدہ رجسٹر کرا لیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کر لیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجا جایا کرے گا وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بھیجدیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کرونگا اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائے گا کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہیں علاوہ ازیں ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائیںگی۔ یہ عارضی طور پر انکے حق میں فیصلہ کرتا ہوں"

[۲] سید بدر الدین احمد صاحب نے اپنے دادا مرحوم کی زبانی اشارہ کیا ہے۔ میں نے تفصیل کے ساتھ اس واقعہ کو اسلئے لکھدیا ہے۔ تا اگر کسی بھائی کو اس کے متعلق کوئی اور تفصیل یاد ہو۔ تو وہ ازراہ کرم السعادہ میں اپنے علم سے احباب جماعت کو مستفید فرمائیں۔ کیونکہ یہ اپنی شان کا ایک عجیب و غریب واقعہ ہے۔

مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء

نقل اقتباس از تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"ایک ضروری بات میں لجنہ کی نمائندگی کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں ہر سال لجنہ سے رائے لی جاتی ہے مگر ہر دفعہ اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے اور کبھی اسے مجلس شوریٰ میں پیش نہیں کیا جاتا۔ میری تجویز یہ ہے کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں ایک لجنہ اماء اللہ کا نمائندہ بھی ہوا کرے۔ اور بیرونی جماعتوں کی لجنات سے جو جو تجاویز پرائیویٹ سیکرٹری کو موصول ہوں۔ وہ سب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لجنہ کے اس نمائندے کو پہنچا دیا کرے۔ اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ہر موقعہ پر لجنات کی رائے بھی پیش کرتا چلا جائے۔ اور بتا دے کہ فلاں لجنہ کی اسکے متعلق یہ رائے ہے اور فلاں کی یہ رائے اس طرح نہ صرف ان کی آراء کا پتہ لگ جائیگا بلکہ ممکن ہے۔ بعض دفعہ کوئی لطیف اور مفید بات بھی معلوم ہو جائے اور اگر اس طریق کا کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو تو بھی کم سے کم اسطرح یہ پتہ لگتا رہے گا۔ کہ ہماری جماعت کی مستورات کی ذہنی ترقی کا کیا حال ہے جب ان کی آراء پڑھی جائیںگی۔ تو اسوقت معلوم ہوگا کہ بعض دفعہ تو ان کی رائے نہایت ہی مضحکہ خیز ہوگی جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکینگے کہ فلاں فلاں معاملہ میں عورتوں کو حالات کا بالکل علم نہیں اور بعض دفعہ انکی رائے بہت اعلیٰ ہوگی۔ جس سے ہم اندازہ لگا سکینگے کہ فلاں فلاں معاملہ میں عورتوں کا علم پختہ ہے تو انکی آراء کے پڑھے جانے پر ہماری جماعت کے دوست ساتھ ساتھ یہ موازنہ بھی کرتے چلے جائیںگے کہ ہماری عورتوں کی دماغی اور ذہنی ترقی کسطرح ہو رہی ہے اور بعض دفعہ یہ بھی ممکن ہے کہ لوگ یہ دیکھکر کہ عورتوں کی فلاں معاملہ میں جو انکی ذات سے تعلق رکھتا ہے یہ رائے ہے۔ وہ انکا احترام کرتے ہوئے اپنی رائے بدل لیں اور انہی کے حق میں فیصلہ کر دیں۔"

روزنامہ الفضل

۲۸ اگست ۴۸ء

82

دروغ فتنہ انگیز

معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ کی اشاعت دیروزہ میں دو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک تو کراچی میں مقیم ہند کے ہائی کمشنر کے پریس نوٹ پر مبنی ہے۔ اور دوسری امرت سر میں مقیم معاصر مذکور کے نامہ نگار کی ارسال کردہ ہے۔

ہند کے ہائی کمشنر نے بتایا ہے کہ کراچی میں جو افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ دہلی میں فساد ہو رہا ہے غلط ہے ہاں آگرہ میں فساد ہوا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک مسلمان نے ایک مکان پر گولی چلائی تو بعض پناہ گزینوں نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ چند طلباء آجانے اور مسلمانوں کے مزید گولیاں چلانے پر ہنگامہ بڑھ گیا۔ اسپر شہر میں فساد کی افواہ پھیل گئی۔ اور سکھ اور سندھی پناہ گزینوں نے انتقام لینے کے لئے اقدام کیا۔ جس کے دوران میں بلوہ ہو گیا۔ اور دو کانیں لوٹی گئیں۔ پولیس نے مجبوراً گولی چلائی۔ جس کے نتیجہ میں انیس آدمی ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے مرنے والوں میں سے ۱۵ مسلمان اور چار غیر مسلم ہیں۔

امرت سر کی خبر یہ ہے کہ ایک پاکستانی ہیڈ کنسٹیبل اور تین کنسٹیبل سرحد کے ہندی جانب واجوکی تھانہ کھیرا میں ایک جھڑپ کے دوران میں جو دونوں طرف کی پولیس میں ہوئی ہلاک ہو گئے ہیں۔ معاصر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ افسران متعلقہ کی اطلاع کے مطابق یہ چاروں پولیس مین ہتھیاروں سمیت سرحد پار جا کر ہندی حدود میں ایک باغ سے پھل توڑ کر کھا رہے تھے۔ اس پر ہندی پولیس نے ان کو للکارا۔ تو پاکستانی پولیس مینوں نے فائر سے جواب دیا۔ جس پر ہندی پولیس بھی سیدھی ہو گئی۔ دونوں طرف سے موقعہ پر کمک پہونچ گئی۔ اور دو گھنٹے تک جم کر لڑائی ہوتی رہی۔ چار آدمی مارے گئے جو امرتسر لے جائے گئے۔ رپورٹ ہے کہ دو اور پاکستانی پولیس کے آدمی مارے گئے۔ جو لاہور لے جائے گئے۔

اگر ہم ان تمام رپورٹوں پر نظر ڈالیں جو انڈین یونین میں فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق ہند حکومت۔ یا دوسرے ہندی ذرائع کو نکلتی ہیں۔ گوڑا کا فساد لے لیجئے۔ یا حیدر آباد کی سرحدی جھڑپیں یا دیگر ایسی رپورٹیں تو ان سب میں آپ ایک ہی طرز پائینگے۔ اور ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا نظر آئیگا۔ سب واقعات میں ابتدا ہمیشہ مسلمانوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور نتیجہ ہمیشہ مسلمانوں کی ہلاکت اور تباہی پر ہوتا ہے۔ ایک یا دو واقعات میں اتفاقاً ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ لیکن حیرت تو یہ ہے۔ کہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہندی حکومت نے بلا استثنا یہی بیان دیا ہے۔ کہ ابتدا مسلمانوں ہی کی طرف سے ہوئی اور نقصان بھی انہی کا ہے۔ ہم دانایان ہند سے پوچھتے ہیں کہ آخر ان نہتے مسلمانوں کو جو ہند یونین کے علاقہ میں کانگرسی حکومت کے رحم پر زندگی گزار رہے ہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ یہ جانتے ہوئے کہ فساد کے نتیجہ میں زیادہ وہی مارے جائیں گے۔ ہر بار ابتدا کر بیٹھتے ہیں۔ کیا وہ اتنے ہی عقل سے عاری ہو چکے ہیں کہ دیدہ و دانستہ اپنی یقینی تباہی کو پکار پکار بلاتے ہیں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا بھی انسان ہے۔ جس کے دماغ میں ذرا سی بھی عقل ہے۔ ان یکساں رپورٹوں کو پڑھ کر ان کے صریحاً جھوٹا ہونے پر فتوے نہ دے گا۔ اگر ان تمام رپورٹوں کو ایک جگہ جمع کر کے کسی غیر جانب دار انسان کے سامنے رکھا جائے۔ تو وہ ان سے کیا نتیجہ اخذ کرے گا۔ کیا یہی نہیں کہ یہ رپورٹیں سراسر غلط ہیں۔

ان رپورٹوں کی یکسانی تو الگ رہی۔ کیا یہ امر غیر قدرتی نہیں ہے۔ کہ جو لوگ پہلے حملہ کریں۔ وہی زیادہ تعداد میں مارے بھی جائیں۔ ایک ہی ایسی رپورٹ اگر کسی کے سامنے پیش کر کے اس کی رائے لی جائے تو یقیناً وہ یہی کہے گا کہ رپورٹ غلط ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ ہند حکومت کا محکمہ اطلاعات اگر اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتا۔ تو اس محکمہ کا کاروبار کس طرح چل رہا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ حکومت کو بعض وقت دروغ مصلحت آمیز پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ایسے سفید جھوٹ سے تو مصلحت آمیزی نہیں بلکہ فتنہ انگیزی کے سوا کوئی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔

یہ جھوٹی رپورٹیں اس لئے دی جاتی ہیں۔ تا کہ فساد بڑھنے نہ پائے اور دنیا انڈین یونین کی انصاف پرستی کی قایل ہو جائے۔ لیکن عرض ہے کہ کیا ان رپورٹوں سے جو اس طرح شائع کی جا رہی ہیں۔ وہ مطلب حاصل ہو سکتا ہے جو مدنظر ہے۔ کیا ان کا بلکہ الٹ اثر نہیں ہوتا۔

ہند کے ہائی کمشنر مقیم کراچی نے اپنی اطلاع میں بتایا ہے۔ کہ دہلی سے خبر آئی ہے کہ وہاں کوئی فساد نہیں ہوا۔ معمولی حالات میں کوئی وجہ نہیں کہ اتنے بڑے عہدہ دار کی بات پر یقین نہ کیا جائے۔ لیکن جب دنیا کو اس بات کا کامل یقین ہو چکا ہے۔ کہ ہندی ذرائع سے حاصل کی ہوئی ایسی رپورٹیں غلط ہوتی ہیں۔ تو کون ہے جو دہلی میں امن کی اطلاع پر یقین کر سکتا ہے سب یہی خیال کر رہے ہیں۔ کہ اصل حالات کی پردہ پوشی کی جا رہی ہے۔ اور دہلی کے متعلق کراچی میں جو افواہیں پھیل رہی ہیں وہ درست ہیں۔ ایسا کیوں ہے اس لئے کہ ہند یونین نہایت عدم اندیشی سے غلط رپورٹیں شائع کرتی چلی آئی ہے۔ کہ خود رپورٹیں ہی اپنا جھوٹا ہونا پکار پکار کر ظاہر کر رہی ہیں۔ اور اس طرح ہند یونین نے اپنا اعتبار کھو دیا ہے۔ اور اب اس کی سچی اطلاع پر بھی لوگوں کو یقین نہیں آتا۔

مسلمان تو مارے ہی جا رہے ہیں۔ لیکن جھوٹی رپورٹوں سے انڈین یونین بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہی۔ بلکہ الٹا نقصان اٹھا رہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کا اعتبار کم ہو رہا ہے۔ بلکہ اسطرح وہ اپنے علاقہ میں امن بھی قائم نہیں کر سکتی۔ کیونکہ جب فسادی عناصر کو یہ یقین ہے کہ جب ہماری پردہ پوشی کرنے والی حکومت ہمارے سر پر موجود ہے۔ تو ہم جو کچھ بھی کریں گے جائز ہے یقیناً اس طرح انڈین یونین اپنے علاقہ سے فساد کی آگ ٹھنڈی کرنے پر قادر نہ ہو سکیگی۔

انڈین یونین کے افسران محکمہ اطلاعات کو چاہیئے کہ وہ ایسے واقعات کی صحیح صحیح رپورٹیں شائع کریں۔ تا کہ حکومت اس بیماری کا کماحقہ تدارک کرنے کے لئے کوئی مؤثر اقدام کرے۔ اور ملک سے اس فتنہ کی جڑ اکھاڑی جا سکے۔ اور ہند کی دنیا میں بدنامی نہ ہو۔

ہم آخر میں ہند یونین کے نیک دل گورنر جنرل راجا گوپال اچاریہ اور وزیر اعظم پنڈت نہرو کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں۔ اور محکمہ اطلاعات کو سختی سے حکم دیں۔ کہ وہ اس دروغ فتنہ انگیز کو جلد از جلد ترک کر دیں۔ اس سے وہ کوئی ملکی اور قومی خدمت سرانجام نہیں دے رہا۔

اشتعال انگیزی

چند دنوں سے لاہور کے بعض عاقبت نااندیش اخبارات نے محض احمدیوں کے خلاف بھولے بھالے عوام کے جذبات نفرت بھڑکانے اور پاکستان کے پُرامن شہریوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اشتعال انگیزی کی ناواجب مہم جاری کر رکھی ہے۔ احمدیوں کے اعتقادات کو عمداً ایسے غلط رنگ میں پیش کرنا کہ جس سے عوام جوش میں آ کر ایسی حرکات کے مرتکب ہوں جو امن عامہ خلل اندازی کرنے والی ہوں۔ ان اخبارات کا روزمرہ کا شغل بن چکا ہے۔

ہم اب تک اس لئے خاموش رہے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ پاکستان میں ایک ایسے طبقہ کی اکثریت موجود ہو چکی ہے۔ جو ان لوگوں کی آتش فشانیوں سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن کوئٹہ کے حادثہ فاجعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان اخبارات کی ناواجب جدوجہد رنگ لائے بغیر نہیں رہی اور ایک معصوم انسان کی مشتعل ہجوم کے ہاتھوں شہادت کا باعث ہو کر رہی ہے۔ ڈاکٹر محمود کا محض احمدی ہونے کی وجہ سے مارا جانا یقیناً ان اخبارات کی اشتعال انگیز تحریروں کا براہ راست نتیجہ ہے۔

اگر آپ ان اخبارات خاصکر دو اخبارات کے قریبی چند پرچے ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کوئٹہ کا یہ واقعہ لاہور کے انہی معاصرین کی محنتوں کا پھل ہے۔ اگر یہ اخبارات احمدی اعتقادات پر دیانتداری سے تنقید کرتے۔ اور دوران استدلال میں کسی قدر سختی سے بھی کام لیتے تو کوئی بات نہ تھی۔ ہمیں کبھی اس بات پر رنج نہ ہوا کہ کوئی ہمارے اعتقادات پر سختی سے تنقید کرتا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان اخبارات کے مدنظر تحقیقات تو اصلاً ہے ہی نہیں۔ ان کی غرض تو محض احمدیوں پر جھوٹے اعتقادات کی تہمتیں باندھ کر ایک ایسے رنگ میں پیش کرنا ہے۔ کہ جس سے بعض طبقوں کو جو خود نہیں سوچ سکتے احمدیوں کے خلاف مشتعل کیا جائے۔ اور اس سے جو کچھ بھی وہ اپنے لئے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں حاصل کیا جائے۔

پاکستان ایک نوزائیدہ ملک ہے اور الفضل اس کے استحکام کے لئے اپنی حقیر خدمات سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ بلکہ اس خیال سے کہ ان عاقبت نااندیش اخبارات کو اشتعال انگیزی کا موقعہ نہ ملے۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ہے اختلافی مسائل کے متعلق لکھنے سے عموماً پرہیز کی ہے۔ لیکن ہماری اس احتیاط کے باوجود اور اس کوشش کے باوجود کہ ہم نے حتی الوسع ان اخبارات کی تہمت تراشیوں کے جواب سے بھی گریز کیا ہے۔ پھر بھی ان کی فساد انگیزی کی سرگرمیاں ٹھنڈی نہیں ہوئیں۔ بلکہ روز بروز تیز ہوتی چلی گئی ہیں۔

افسوس ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور رسول صلعم کے احکام کو بالکل فراموش کر دیا ہے۔ اور بجائے اسکے کہ وہ اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کو دکھاتے اسکو بدنام کر رہے ہیں دنیا جانتی ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کے احکام کا کس قدر پاس ہے۔ اور وہ اسلام احکام پر خود کس قدر عمل کرتے ہیں۔ اور اب اسلام حمایت کے پردے میں ملک میں بدامنی پھیلانے سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ ہم اسکے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

میجر محمود احمد صاحب کی شہادت کے ردّعمل کے طور پر ہمیں پہلے سے بھی زیادہ انہماک سے تبلیغ کرنی چاہیئے

(از نامہ نگار الفضل)

کوئٹہ ۱۲ر اگست۔ آج جمعہ کا دن تھا حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور نماز جمعہ پڑھانے کے بعد میاں محمد لطیف صاحب پسر ڈپٹی محمد شریف صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد وہیں تشریف فرما رہے۔ اور نماز عصر کے بعد اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اس وقت حضور کو ضعف کی شکائت ہوگئی تھی۔ دیگر افراد خاندان نبوت بفضل خدا خیریت سے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا۔ میجر محمود صاحب کی شہادت کے واقعہ کا ردّعمل لوگوں کے اپنے اپنے نظریہ کے مطابق ہی ہوا ہوگا۔ بعض کا بُرا اور غیر اسلامی ردعمل ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک اس کا ردّعمل اچھا ہؤا ہوگا۔ یہ حملہ جو میجر محمود پر کیا گیا ہے۔ یہ تو اتفاقیہ حادثہ ہے۔ درحقیقت یہ حملہ احمدیت پر کیا گیا ہے۔ میجر محمود تو وہاں اتفاقاً چلے گئے۔ اگر کوئی اور احمدی ہوتا تو اس کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آتا۔ کیونکہ میجر محمود پر کسی ذاتی عناد کی وجہ سے حملہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ہؤا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کے دوستوں نے تبلیغ کی طرف توجہ نہیں دی۔ انہوں نے اپنے عقائد کو لوگوں پر واضح نہیں کیا۔ اگر انہوں نے یہ بتایا ہوتا کہ جماعت احمدیہ کے یہ عقائد ہیں۔ تو ان سے یہ حرکت سرزد نہ ہوتی۔ انہوں نے اگر شہید کیا ہے تو اس عقیدہ کے تحت کیا ہے۔ کہ ان کا یہ فعل انہیں خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ اس واقعہ سے ہمارے اندر جو ردّعمل ہونا چاہیئے وہ یہی ہے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور تندہی سے تبلیغ کی طرف متوجہ ہوں۔

ماموروں کی جماعتوں پر ظلم ہوتے ہیں۔ اور وہ ظلموں کے نیچے ہی بڑھتی اور پھولتی ہیں۔ دشمنوں میں بھی شریف الطبع انسان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ظلموں کو دیکھ کر دلیری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میجر محمود کی شہادت کے بعد ایک دوست آئے۔ ان کے دل میں احمدیت کی سچائی گھر کر گئی ہوئی تھی۔ لیکن ایمانی جرأت پیدا نہ ہوئی تھی۔ اس واقعہ نے ان کے اندر جرأت پیدا کر دی۔ اور وہ یہ کہتے ہوئے کہ میجر محمود احمد صاحب شہید کی خالی جگہ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے میں احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضرت امیر حمزہ رضؓ اور حضرت عمرؓ کے واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ ظلموں سے متاثر ہو کر ایمان کی روشنی سے منور ہوئے تھے۔ تو اس قسم کے ظلم اور تشدد کے واقعات جماعت کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت تبلیغ پر صرف کرنا چاہیئے تا صحیح عقائد ان پر واضح ہو جائیں۔ اور احمدیت کی سچائی کھل جائے۔

سیکرٹری صاحب تبلیغ!

جماعت کا کارکن ہونا بڑی ذمہ داری ہے۔ کارکنوں کی غفلت جماعتوں میں غفلت پیدا کرنے کا موجب ہوسکتی ہے۔ اگر آپ کام نہ کریں۔ تو کوئی دوسرا شخص آپ کی جگہ کام نہیں کر سکے گا آپ خود کام نہ کریں ــــ دوسرے آپ کی وجہ سے نہ کر سکیں تو کام خود بخود کیسے ہوگا؟

یقیناً کام کے رک جانے کے آپ اور صرف آپ ہی ذمہ وار ہونگے ــــ اپنی ذمہ داری کو سمجھیئے

کام کیجئے ــــ اور ــــ رپورٹ بھجوائیے

خاکسار احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سندھ

محبوسین سندھ کے مقدمہ کے فیصلہ کا اعلان ۹ ستمبر پر ملتوی کر دیا گیا

میاں عبدالرحیم احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محبوسین سندھ کے مقدمہ قتل کا فیصلہ ۲۶ر اگست کے بجائے ۹ ستمبر کو سنایا جائے گا احباب ماخوذین کی باعزت رہائی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور درود دل سے بالالتزام دعائیں فرماتے رہیں۔

میجر محمود احمد صاحب شہید کی تجہیز و تکفین

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی حضور نماز ظہر تک ملاقات فرماتے رہے۔ گزشتہ رات ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی شہادت نے ایک نوجوان کے اندر ایمانی حرارت پیدا کر کے اسے مجبور کیا کہ وہ احمدیت میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ ملاقات کے دوران میں اس نے بیعت کی۔ نماز ظہر کے بعد ایک دوست اور رمان زائی گلستان نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح دو افراد سلسلہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

ڈاکٹر صاحب شہید کی نعش کو پوسٹ مارٹم کے بعد لایا گیا۔ غسل دینے کے بعد چھ بجے کے قریب جنازہ کو ان کے مکان سے پارک ہوس لایا گیا۔ تقریباً تمام احمدی دوست اس جنازہ کے ساتھ شامل تھے۔ اور ان کے پیچھے پولیس کی لاری تھی۔ حضور نے نماز عصر کے بعد شہید کا چہرہ دیکھا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ ۶½ بجے کے قریب دوستوں نے نعش کو اٹھایا۔ اور قبرستان کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ساتھ تشریف لے گئے۔

تمام احمدی دوست اپنے بھائی کی جدائی پر افسردہ تھے۔ لیکن اس کی آخری خدمت کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ ہر ایک کی خواہش تھی۔ کہ وہ اپنے بھائی کی نعش کو کندھا دے۔ اور وہ اس خواہش کو پورا کرتا ہؤا دکھائی دے رہا تھا۔ قبرستان پارک ہاؤس سے کوئی اڑھائی تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور وہاں پہونچنے تک کوئی ایک گھنٹہ کے قریب صرف ہؤا۔ نعش کو جب صندوق میں جو قبر میں رکھا جا چکا تھا اتارا جا رہا تھا۔ تو حضور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی نعش کو معین عرصہ کے لئے دفن کیا جائے۔ تو اس عرصہ کے اندر ہی نکالی جاسکتی ہے۔ فرمایا یہ ایک وہم ہے زمین کے سپرد ایک امانت کی جاسکتی ہے۔ جس وقت چاہے واپس لی جاسکتی ہے۔ اس طرح میت کو بغیر کسی عرصہ کے تعین کے امانتاً دفن کر دیا گیا دفن کرنے کے بعد تمام دوست کھڑے تھے۔ اور گورکن قبر کی مٹی کو ٹھیک کر رہا تھا۔ تو اس وقت حضور نے فرمایا کہ دفنانے کے بعد جو دُعا پڑھی جاتی ہے اس سے عام لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کی واقفیت کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ مختصر دعا یہ ہوتی ہے۔ کہ اے خدا ہم جو آخری خدمت اس بھائی کی کر سکتے تھے۔ وہ ہم نے کر دی ہے۔ جب اس کے پاس فرشتے سوال و جواب کرنے کے لئے آئیں تو ان کے سوال و جواب کو اپنے فضل سے آسان کر دیجیو۔ جب قبر ٹھیک ہوگئی تو حضور نے دُعا فرمائی۔ واپسی پر حضرت عبدالقادر صاحب کے پسر عبدالمالک صاحب مرحوم کی قبر پر دعا فرمائی۔ اور پھر واپس تشریف لائے۔

سے بادرکھو کیونکہ اس سے بڑھ کر بدبخت کون ہوگا۔ جو خدا کی شہادت پر ایمان نہیں رکھتا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و نستغفر اللہ من کل ذنب و نتوب الیہ۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے ایک نبیؑ کی جماعت ہے اور فی زمانہ ہمارے امام اور قائد سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود قرار دیا ہے اور جو انا المسیح الموعود مثیلہٗ و خلیفتہٗ کے مصداق ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد نہ صرف جماعت احمدیہ کی اصلاح بلکہ ساری دنیا کی اصلاح فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ دنیا میں اسلام اور احمدیت کو غلبہ بخشنا چاہتا ہے۔ اور ہم یہ ایمان آنکھیں بند کر کے نہیں لے آئے بلکہ آپ کے اور آپ کی عظیم الشان خصوصیات کے متعلق ہزاروں سال پہلے سے پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ اور ہم نے خود ان پیشگوئیوں کو حضور کے وجود میں پورا ہوتے مشاہدہ کیا ہے اور حضور کے ذریعہ نئے نئے نشانوں کا ظہور ہوتے دیکھا ہے۔ پس ہر سچا احمدی حضور پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان لایا ہے۔

ہمیں درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس امر کی توفیق مانگنی چاہئیے کہ ہم اسکے مقرر کردہ خلیفہ کی مخلص اور جانثار جماعت بن جائیں۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو خرچ کر دینے سے ذرہ بھر دریغ نہ کریں آمین اللھم آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہٖ

(از اخوند فیاض احمد صاحب واقف زندگی)

روحانی مصلحین کی صداقت کو پرکھنے کا ایک معیار قرآن مجید نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ابتداء سے ہی ان کی زندگی نہایت پاکیزہ اور بے لوث ہوتی ہے۔ اور دشمن تک ان کی معصومیت اور بلند کرداری کا اقرار کرتے ہیں چنانچہ دعوے سے قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ الامین کہہ کر پکارتے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امانت اور دیانت کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور جب قریش کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانے کے لئے آپؐ نے پہاڑ کی چوٹی پر جمع کیا اور سامنے ایک چٹیل میدان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں کوئی اوٹ اور چھپنے کی جگہ نہیں تھی، فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ اس میدان میں ایک بھاری لشکر تم پر حملہ کرنے کو چھپا بیٹھا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ سمجھو گے؟ تو قریش نے باوجود اسکے کہ اس صاف میدان میں ایک آدمی کے چھپنے کی جگہ بھی نہ تھی سمجھا کہ یک بھاری لشکر چھپ سکتا۔ آپؐ کی ماضی ہوئی راستبازی کو مد نظر رکھتے ہوئے بظاہر ایک ان ہونی بات کو بھی آپؐ سے سن کر سچ ماننے کا اقرار کیا۔ اسی طرح یہ آنحضرتؐ کی سچائی اور نہایت پاکیزہ زندگی کا اثر تھا کہ ابوبکرؓ جیسا جہاں دیدہ اور دور اندیش انسان جب دوسروں کی زبانی آپؐ کا دعوےٰ نبوت سنکر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ براہ راست آپؐ سے اس دعوے کو سنے اور آپؐ نے پہلے ان کے آگے کچھ دلائل پیش کرنا چاہے۔ تو انہوں نے دلائل سننے سے انکار کر دیا اور آپؐ کی خدمت میں اصرار کیا کہ آپؐ صرف اتنا فرما دیں کہ آپؐ کا دعوےٰ نبوت کا ہے یا نہیں، اور جب آپؐ نے ان کے سامنے اپنے دعویٰ کو بیان کیا تو وہ بغیر کسی دلیل کے سنے فوراً ایمان لے آئے اور آنحضرتؐ کی زوجہ حضرت خدیجہؓ کا قول بھی آپؐ کے بلند اخلاق کا گواہ ہے کہ آپؐ اپنی عظیم الشان ذمہ داریوں کو دیکھ کر گھبرائیں نہیں۔ کیونکہ آپؐ کی ذات تو نہایت اعلےٰ خوبیوں کی مالک ہے اور ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پس روحانی مصلحین کو پرکھنے کا ایک طریق ہے کہ ان کی گذشتہ زندگی کا مطالعہ کیا جائے کہ وہ کیسی ہے اگر ایک انسان کی سچائی اور امانت میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ رات کو وہ ایماندار سوئے اور صبح اٹھ کر وہ نعوذ باللہ جھوٹے دعوے کرنے اور دوسروں کو گمراہ کرنے لگ جائے؟

لیکن میرے نزدیک قرآن مجید (سورہ یونس ع ۲) کے یہ الفاظ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہٖ افلا تعقلون (کہ اے نبی! تو لوگوں کو کہہ دے کہ قبل ازیں میں اپنی عمر کا ایک حصہ تمہارے درمیان گذار چکا ہوں۔ پس کیا تم میری اس زندگی سے سبق نہیں لیتے؟) میں صرف کفار کے لئے ہی سبق نہیں۔ بلکہ مومنین کے لئے بھی ایک بہت بڑا سبق ہے۔ اور ان کو منافقانہ خیالات اور شیطانی وسوسوں سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اصلاح اور رہنمائی کے لئے ایسے انسانوں کو چنتا ہے کہ جن کی صداقت اور راستبازی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں ایک مومن کے لئے یہ سبق ہے کہ جب وہ علیٰ وجہ البصیرت کسی انسان کے روحانی مصلح ہونے پر ایمان لے آئے تو پھر اسکے لئے اس انسان کے اخلاق اور اعمال کے متعلق (نعوذ باللہ) از خود کسی قسم کی بدظنی کرنے یا پھیلانے یا منافقوں اور دشمنوں کی پھیلائی ہوئی بدظنیوں کے اثر کو قبول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ کیونکہ اس انسان کا روحانی مصلح ایسے عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہونا اسکی نہایت پاکیزہ اور بے لوث زندگی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی شہادت سے بڑھ کر اور کس کی شہادت ہو سکتی ہے!

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی اس زندگی کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب ابھی اس پر دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری عائد نہیں ہوئی تھی۔ یعنی ایسے وقت میں بھی کہ جب ابھی اسکو دوسروں کی اصلاح کا فرض نہیں سونپا گیا تھا۔ اس کی زندگی گویا بطور ایک نمونہ کے تھی۔ تو جب وہ روحانی مصلح ایسے نازک اور عظیم الشان مقام پر کھڑا ہو گیا۔ تو اسکے تقویٰ کا کیا عالم ہوگا؟

پس جہاں مذکورہ بالا قرآنی آیت حق کے متلاشیوں کو دعوت فکر دیتی ہے وہاں وہ مومنین کی جماعت کو ان کے نازک مقام سے آگاہ کرتی ہے۔ کہ جب تم وقت کے مصلح پر ایمان لے آئے ہو اور تم نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ علامات کو اسکے وجود میں پورا ہوتا ہوا مشاہدہ کر لیا ہے۔ تو اب سنبھل جاؤ اور اس کے افعال پر بدگمانی کرنے یا بدگمانی کرنے والوں کا اثر لینے

مذہب کے نام پر تشدد کی فوراً روک تھام کی جائے

ڈاکٹر میجر محمود احمد رضی اللہ عنہ کی شہادت پر قرار داد ہائے تعزیت

لاہور:۔ جماعت احمدیہ لاہور میجر ڈاکٹر محمود احمد رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اپنے دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ اور شہید مرحوم کے پسماندگان اور عزیزوں سے اظہار افسوس و ہمدردی کرتی ہے۔ ڈاکٹر میجر محمود احمد ممبر جماعت احمدیہ کوئٹہ کو ایک غیر احمدی ہجوم نے محض مذہبی عقائد کے اختلاف کی وجہ سے شہید کر دیا۔ جماعت احمدیہ لاہور کے نزدیک یہ واقعہ پاکستان میں پہلا دفعہ ہے کہ ایک پُرامن مسلمان شہری خود مسلمانوں کے ہاتھوں محض مذہبی عقائد کے اختلاف کی وجہ سے شہید کیا گیا۔ یہ ایک نہایت خطرناک مثال قائم ہوئی ہے۔ اور یہ ایک ایسی چنگاری ہے جو ملک کا امن برباد کر سکتی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس قسم کے فتنوں کے وسیع ہونے سے قبل ان کے انسداد کی موثر تدابیر اختیار کرے۔

راولپنڈی:۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ راولپنڈی حلقہ نمبر ۲ ڈاکٹر میجر محمود احمدؓ صاحب کی المناک شہادت کے سلسلہ میں جو شر انگیز اور فتنہ پرداز معاندین احمدیت کے ہاتھوں بتاریخ ۱۹/ اگست بمقام کوئٹہ وقوع پذیر ہوئی حکومت پاکستان سے باآواز بلند احتجاج کرتے ہیں کہ حکومت اس اندوہناک واقعہ کے معاملہ میں پوری طرح تحقیقات کرے اور قاتل کو اس کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اور آئندہ کے لئے مذہبی جلسوں میں پولیس کا مستحکم انتظام کیا جائے۔ اور دوسرے فرقوں کے جذبات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔ نیز حکومت پاکستان سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو حقیقی طور پر ادا کرتے ہوئے ملک میں فرقہ وارانہ بدامنی کا سد باب کرے"

ہماری جماعت اس جانکاہ صدمہ میں مرحوم کے والدین اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی حلقہ ۲)

چنیوٹ:۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ نے مکرم و محترم جناب ڈاکٹر میجر محمود احمدؓ صاحب کے المناک واقعہ شہادت کے پیش نظر ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولوی عبد الغفور صاحب منعقد کیا جس میں بالاتفاق ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

یہ جلسہ ڈاکٹر میجر محمود احمدؓ صاحب کے ظالمانہ قتل کو جو شورش پسند اور امن شکن ملاؤں کی تقریروں کے نتیجہ میں واقع ہوا ہے۔ نہایت رنج اور دکھ کا باعث سمجھتا ہے اور حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس واقعہ کے اصل مجرم اور محرکین کو پکڑ کر قرار واقعی سزا دے تاکہ آئندہ کوئی جاہل پھر ایسی بربریت اور ظالمانہ حرکت کا ارتکاب نہ کرے۔

نیز جماعت احمدیہ چنیوٹ میجر صاحب مرحوم کے خاندان اور دیگر لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہوئی دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپکے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

غلبۂ احمدیت

(خواجہ خورشید احمد صاحب واقف زندگی ربوہ)

(۱)

احمدیت خدائے قادر و توانا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اگر گذشتہ زمانوں میں الٰہی سلسلے مٹانے سے نہیں مٹے۔ تو آج یہ سلسلہ حقہ کیونکر کسی کے مٹانے سے مٹ سکتا ہے۔ دشمن اس کی بیخکنی کے لئے آغاز سے ہی زور لگاتے چلے آرہے ہیں اور ان کے لیل و نہار مخالفت و عداوت میں گذر رہے ہیں۔ ان کی کوششیں اور منصوبے سلسلہ کو نابود کرنے کیلئے عمل میں آرہے ہیں۔ لیکن واقعات بتلاتے ہیں کہ وہ بجائے مٹنے کے روز افزوں ترقی پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے ماننے والوں میں ایثار و استقلال کی روح پیدا کرتا جاتا ہے۔ دشمنوں کی تدبیریں اور کوششیں مومنوں کے ایمانوں میں ذرہ بھر بھی لغزش پیدا نہیں کر سکتیں۔ وہ احمدیت کے لئے اخلاص میں اور بھی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اکثر ان میں سے ایسے ہیں جو پہلے دنوں میں پہلے کی نسبت زیادہ احمدیت کا درد رکھتے ہیں۔ ان کے دن احمدیت کی تبلیغ میں صرف ہوتے ہیں اور ان کی راتیں بارگاہ رب العالمین میں، احمدیت کی ترقی کے لئے دعاؤں میں گذرتی ہیں۔ جہاں وہ خود احمدیت کے دلدادہ و شیدا ہیں۔ وہاں ان کی اولادیں ان کے نقش قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کے اس روحانی سلسلہ کے لئے ایثار و قربانی۔ جان و دل قربان کرنے کا عدیم المثال جذبہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ گذرنے والی عید الفطر گو ان کے لئے خوشی و مسرت کا پیغام لائی لیکن جونہی یہ مقدس دن ختم ہوا ان پر افسردگی کا عالم طاری ہوگیا۔ کیونکہ وہ حقیقی خوشی جس کے دیکھنے کے لئے ان کے دل تڑپ رہے ہیں اور ان کی آنکھیں ترس رہی ہیں۔ ہنوز دور ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ فرزندان احمدیت کے لئے حقیقی خوشی کا وہ دن ہوگا جس دن کہ ان کے خالق و مالک خدا کی بادشاہت کا سکہ قلوب انسانی پر ہوگا۔ اور پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح معنوں میں اہل دنیا کی نظروں میں مقام محمدیت پر سمجھا جائے گا۔

(۲)

احمدیہ جماعت بے تاب اور مضطرب ہے۔ اس امر کے لئے کہ کب آسمانی بادشاہت زمین پر قائم ہوتی ہے اور کب کرۂ ارض پر بسنے والی مختلف قومیں آغوش اسلام میں آتی ہیں۔ یہی دھن ہے۔ جو اسے چین کا سانس لینے نہیں دیتی۔ اس نظام روحانی کے قیام کے لئے احمدی مبلغین دنیا کے تمام ملک و دیار میں دیوانہ وار درس روحانیت دے رہے ہیں اور ان کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک ہزاروں انسان باطل کی قیود سے آزاد ہو کر اسلام کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔ اور صلیب پرست پادری لوگ کھلے بندوں دلائل حقہ کے مقابل اپنی شکست تسلیم کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اسلام کی فوقیت اور برتری کے آہستہ آہستہ قائل ہو رہے ہیں۔ لیکن کیا احمدیت کے شیدائی فقط اسی پر خوش ہو جائیں گے؟ نہیں نہیں ان کے لئے حقیقی خوشی کا دن تو وہ ہوگا جس دن ساری دنیا ہی باطل پرستی سے کنارہ کش ہو کر خدائے واحد کے در الوہیت پر آجھکے گی۔ انشاء اللہ

بہر حال احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتح یقینی اور لابدی ہے۔ دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے زمین و آسمان میں حیرت انگیز انقلاب رونما ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ باطل حق کے مقابل کامیاب ہو جائے۔ یہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس مسیح موعود کا جس کے عہد مبارک میں رحمان اور شیطان کے درمیان آخری اور فیصلہ کن جنگ لڑی جانے والی تھی۔ جو آج لڑی جا رہی ہے۔ شیطان اپنے پورے لاؤ لشکر سمیت حق پرستوں پر حملہ آور اور اپنی طاقت پر نازاں ہے۔ لیکن آسمان روحانیت پر یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ بالآخر حق و صداقت کا ہی بول بالا ہوگا۔ اور اسلامی پرچم صنم خانوں کی بلند و بالا چوٹیوں پر پوری آب و تاب سے لہرائے گا۔

(۳)

گو آج اسلام کے دشمن اپنے خیال خام کے مطابق یہ سمجھ رہے ہیں کہ اسلام چند دنوں کا مہمان ہے اور نام نہاد مسلمان بھی اسلام کی ترقی اور کامیابی سے مایوس نظر آتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ از سر نو یہ مژدہ سنا دیا ہے۔ کہ اسلام ہی سب دینوں اور ملتوں پر غلبہ پائے گا۔ اس یقین اور ایمان سے لبریز ہے۔ کہ وہ وقت دور نہیں جب کہ ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیادیں حق و صداقت کی روشنی میں استوار ہوں گی۔ اور خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ نسل انسانی کے قلوب میں یہ تحریک کر رہا ہے کہ وہ اس ..... روحانی قلعہ میں پناہ گزین ہو جائیں کہ جس میں داخل ہو جانے سے وہ شیطانی حملوں سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

جب کونپل نکلتی ہے۔ تو کون خیال کر سکتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہ ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر جائے گی لیکن قدرت خداوندی باوجود خطرناک سے خطرناک آندھیوں کے اس کونپل کی حفاظت کرتی ہے۔ اور باد مخالفت کے جھٹکے اسے گزند نہیں پہنچا سکتے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ

"دنیا میں سچائی اول چھپے ہوئے تخم کی طرح آتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتی ہے جو پھل اور پھول لاتا ہے۔ اور راستی جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔"

(اخبار الحکم ۱۰ ر مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰)

یہی کیفیت الٰہی سلسلوں کی ہوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ روحانی سلسلوں کا خود حامی و ناصر ہوتا ہے دنیا والوں کی مخالفتیں اور عداوتیں ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں۔ بلکہ حق کے مٹانے والے خدا تعالیٰ کی قہری تجلیات کا خود نشانہ بن جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ ان کی ہلاکت آنے والی نسلوں کے لئے موجب درس عبرت ہوتی ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین (پارہ ۴ رکوع ۵)

احمدیت کے ظہور کو آج نصف صدی سے زیادہ کا عرصہ گذر رہا ہے۔ اس طویل عرصہ میں معاندین احمدیت نے اس کے مٹانے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے لیکن احمدیت کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہر آنے والا دن احمدیت کی ترقی کا باعث بنا۔ اور ہر آنے والی گھڑی بغض و حسد کی آگ میں جلنے والے دشمنوں کو نیچا دکھانے کا موجب ہوئی۔

(۴)

اے احمدی بھائیو! تمہارے لئے آئندہ بہت بڑے امتحان کا وقت آنے والا ہے۔ مخالفین احمدیت کی طرف سے ایک آگ ہے جو تمہارے خلاف بھڑکائی جا رہی ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ احمدیت ضرور بالضرور غالب ہو کر رہے گی لیکن روشن مستقبل اسی قوم اور جماعت کا ہوا کرتا ہے جو قربانیوں کے میدان میں کمر ہمت باندھ کر ہمیشہ قدم آگے بڑھائے اور اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے رات اور دن ایک کر دے پس وقت کی آواز تمہیں بیداری کا پیغام دیتی ہے وہ تمہیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ تم اپنے اندر وہ قوت عمل پیدا کرو۔ جو حقیقی مومن میں پائی جاتی ہے۔ اور اسے ہر میدان میں کامیاب و کامران کرتی ہے یاد رکھو! کہ بجز قربانیوں کے کوئی جماعت بھی اپنے مقصد میں عالمگیر کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ اس کے انبیاء کی جماعتیں تلواروں کے سایہ تلے پلا کرتی ہیں۔ ان کے لئے پھولوں کی سیج نہیں بچھائی جاتی۔ بلکہ کانٹوں کے بستر بچھائے جاتے ہیں۔ وہ دن اور رات ابتلا دیکھتے ہیں۔ مگر ڈرتے نہیں۔ ان کے ایمان کمزور نہیں ہوتے بلکہ وہ خوش ہوتے اور سمجھتے ہیں کہ ترقی اور سلسلہ کی اشاعت کے سامان ہو رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی جماعت کو مخاطب کر کے ایک جگہ لکھا ہے۔

"اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا۔ تو وہ مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ در پیش ہیں۔ جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں۔ وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں۔ وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ ر مارچ ۱۹۴۳ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اگر کوئی بری بات نظر آئے تو کیا کرنا چاہیئے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (مسلم)

یعنی تم میں سے جو شخص کوئی بری بات دیکھے۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے اس کی اصلاح کر دے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے۔ تو زبان سے ہی روک دے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو کم از کم دل کے ذریعے ہی سے اس کے انسداد کی کوشش کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے

(ناظر تعلیم و تربیت)

میرے ایک گذشتہ مضمون کی مزید وضاحت

(از صاحبزادہ خان عباس احمد صاحب)

الفضل میں مکرم جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ لندن کا مورخہ ۲۲ جولائی ۴۹ء میرے ایک مضمون بعنوان "انگلستان میں تعلیم و سیاحت کے مواقع" کے جواب میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ چوہدری صاحب موصوف نے میرے اس مضمون کی ایک غلط تعبیر کی ہے۔ اخراجات انسان کے اپنے اختیار میں ہوتے ہیں انہیں ایک حد تک زیادہ اور کم کیا جا سکتا ہے حسب توفیق۔ مجھے چونکہ خود بھی سیاحت کا شوق ہے اور میرے حلقہ واقفین میں بھی بہت نوجوان ایسے ہیں۔ جو سیاحت کا شوق رکھتے ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ یورپین ممالک میں اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں اپنی اس خواہش کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ ایسے نوجوانوں کے لئے میں نے اپنے یورپ کے تجربہ کی بناء پر کم سے کم اخراجات کا اندازہ پیش کیا تھا۔ تا وہ لوگ جو اپنی زندگی کو قائم رکھتے ہوئے سیاحت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے باقی مشقتیں برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں وہ اپنے اس شوق کو پورا کر سکیں۔

گذشتہ سال میرے انگلستان کے قیام کے دوران میں ہی ایک انگریز نے انگلستان سے خرطوم (سوڈان) تک خشکی کے راستہ سائیکل پر سفر کیا۔ اور قریباً تین ماہ میں خرطوم پہنچا۔ اپنے سوائے سمندری راستہ کے باقی سب سائیکل پر سفر طے کیا۔ اور اس سفر میں کل ۶۰ پونڈ یعنی ۸۰۰ روپے کے قریب خرچ کئے۔ عام حالات میں اخراجات کا اندازہ آٹھ سو پاؤنڈ ہوتا ہے مندرجہ بالا مثال سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ سیاحت کا شوق رکھنے والے کس ہمت کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔

میرے مضمون کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ عام حالات میں اخراجات وہ ہونے چاہئیں جن کا اندازہ میں نے پیش کیا تھا۔ بلکہ میرا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ کم سے کم اخراجات انگلستان میں تعلیم اور سیاحت کے کیا ہو سکتے ہیں تا کہ وہ لوگ جو بعض فوائد کے حصول کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا جانتے ہیں۔ وہ میرے مضمون سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک طبقہ نے اس مضمون کو پسند کیا۔ بلکہ ایک صاحب نے برما سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھی تحریر کیا۔ کہ وہ سکیم بنائیں۔ جس کے ماتحت نوجوانوں کو انگلستان میں تعلیم اور سیاحت کے لئے بھیجا جا سکے۔

خوراک کے اخراجات کے بارہ میں میری وہی رائے ہے۔ جو میں اپنے مضمون میں تحریر کر چکا ہوں۔ میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ انگلستان سے عام روزمرہ خورد و نوش کی اشیاء کی قیمتیں منگوائی جائیں اور پھر وہاں کی قیمتوں کا یہاں کی قیمتوں سے مقابلہ کر لیا جائے۔ مثلاً انگلستان میں تندور آج کل بھی آٹھ آنہ ۸ر سیر ہے۔ اور دودھ اور گوشت بھی یہاں سے سستا ہے۔ البتہ یہ درست ہے کہ خورد و نوش اشیاء کی وہاں افراط نہ ہونے کی وجہ سے سب اشیاء کا راشن ہے اور صرف اتنی خوراک ملتی ہے۔ جو ماہرین خوراک کے نزدیک قیام زندگی کے لئے ضروری ہے۔ چوہدری صاحب کا یہ شکوہ بجا ہے۔ کہ یہاں جو وہاں جاتے ہیں وہ یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ مبلغین ہی ان کے لئے کھانا پکائیں۔ یہ جذبہ واقعی بہت برا ہے۔

تعلیم کے بارہ میں بھی میرا یہ خیال ہے۔ کہ اخراجات حالات کے ماتحت بڑھائے بھی جا سکتے ہیں۔ اور کم بھی کئے جا سکتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی دنیا میں پائے گئے ہیں۔ جو سڑکوں پر بجلی کی روشنی میں پڑھتے رہے ہیں۔ انگلستان میں تعلیم کے ذرائع اور سامان ایسے ضرور ہیں جن سے بہت تھوڑے داموں میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے باقی فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا ہر ایک کی ہمت اور شوق پر منحصر ہے۔

سکرٹریان مال کے نام ایک ضروری پیغام

مجلس مشاورت ۴۳ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر سیکرٹری مال نظارت بہشتی مقبرہ کو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں حصہ آمد کی تفصیل سے مطلع فرمایا کرے گا۔ تا موصیان کے کھاتہ جات میں رقوم کے صحیح اندراجات ہو سکیں۔ ایک وصہ سے اس طرف توجہ نہیں کی جا رہی۔ جس کے نتیجہ میں کھاتہ جات میں رقوم کا صحیح اندراج کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ صرف چار جماعتوں کے سیکرٹریوں کی طرف سے باقاعدہ ماہوار اطلاع آ رہی ہے۔ وہ چار جماعتیں حیدرآباد دکن۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ کلکتہ اور قادیان ہیں۔ ہم ان جماعتوں کے سیکرٹریان کے مشکور ہیں۔ اور دوسرے سیکرٹریان مال کو مندرجہ بالا فیصلہ کے مطابق یہ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں حصہ آمد کی تفصیل سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع کر دیا کریں۔ وہ سیکرٹریان مال جو اپنی رپورٹ باقاعدہ بھجوایا کریں گے۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض اطلاع ہر ماہ پیش کئے جائیں گے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ اٹھائیں

جو احباب اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ نظارت ہذا سے اس بارہ میں خط و کتابت کریں۔ ضروری شرائط اطلاع ملنے پر بھجوا دی جائیں گی۔ (نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

بھائی منور احمد بیمار ہے۔ اور حالت بہت خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(حفیظ احمد آرڈیننس ڈپو سرہنس پورہ)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم نور علی کے واسطے احباب درد دل سے دعا فرماویں۔
(حکیم یوسف علی مفرح حیات دواخانہ میکلیگن روڈ لاہور)

۳۔ خاکسار کی بیوی ایک عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر اب حالت پھر خراب ہو گئی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرماویں۔
محمد صدیق کاتب روزنامہ اخبار الفضل لاہور

۴۔ میرے بھائی حکیم محمد سعید صاحب ساکن لقابلور ضلع گوجرانوالہ کے ہاں نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ کئی بچے پیدا ہوئے مگر فوت ہو گئے۔ اب چار لڑکیاں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ازراہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اور لمبی عمر والی نرینہ اولاد عطا فرمائے۔

(۵) میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی احباب سے دعا کی خواستہ ہے

(محمد حفیظ لقابوری مولوی فاضل ناظر ضیافت قادیان)

درخواست ہائے دعا

"خاکسار کے بھائی نسیم احمد ریڈیو الیکٹریشن بعارضہ ٹائیفائڈ علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
(خاکسار بشیر احمد سابق دارالشکر قادیان حال کرشن نگر لاہور)

۲۔ چوہدری فضل حق صاحب بیس ضلع گجرات کے پاؤں میں کیل لگنے کی وجہ سے گہرا زخم ہو گیا ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔
(خاکسار منیر احمد یونس)

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

ڈوگرہ راج ختم ہوچکا۔ آزاد کشمیر حکومت ہی کشمیر کی اب اصل حکومت ہے تمام مسلمان حکومتوں خصوصاً پاکستان کو اسکے وجود کو تسلیم کرلینا چاہیئے

استصواب رائے یا جنگ۔ اس کے علاوہ ہم کوئی تیسری چیز قبول نہ کریں گے

ہمیں فلسطین کا سا متارکہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ سردار ابراہیم کا بیان

آج مغربی پنجاب کے اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر سردار محمد ابراہیم خاں نے فرمایا ۱۵ ر اگست سنہ کے بعد کشمیر کے ڈوگرہ مہاراج کا حاکمانہ اقتدار ختم ہوچکا ہے۔ اس حقیقت کو نہ صرف عوام بلکہ گاندھی جی آنجہانی بھی تسلیم کرچکے ہیں۔ وسط اگست کے بعد جموں و کشمیر میں مسلمانوں کے وسیع قتل عام کی جو مہم ڈوگرہ راج کی طرف سے شروع کی گئی۔ اس سے نجات دلانے کیلئے آزاد کشمیر حکومت میدان میں نکلی۔ آزاد کشمیر حکومت کا وجود ایک بین حقیقت ہے لہٰذا میں تمام مسلم ممالک سے عموماً اور حکومت پاکستان سے خصوصاً اپیل کرونگا۔ کہ وہ اس کے وجود کو تسلیم کرلیں۔

سردار ابراہیم نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا میں نے مجلس اقوام کے کشمیر کمیشن کو آزاد کشمیر میں آنے کی دعوت دی ہے۔ ہم انصاف و عدل کی حدود تک کمیشن سے اپنے مقدور کی انتہا تک تعاون کریں گے۔ لیکن میں کھلے الفاظ میں اس بات کا اظہار بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں کمیشن کا ہندوستان و پاکستان سے کوئی سمجھوتہ یا معاہدہ اُس وقت تک منظور نہ ہوگا۔ جب تک ہم سے اُس سے متعلق منظوری نہ لے لی جائے۔

آپ نے کہا کشمیر کی جنگ آزادی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اور نہ ہی اب ہم اس علاقے کی حقیقتوں کو حجاب کے اندر رکھنا چاہتے ہیں ہم جنگ کے التوا کے خلاف نہیں لیکن ہم فلسطین میں عربوں کا سا متارکہ بھی پسند نہیں کرتے۔

لاہور ــــــــ ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ــــــــ ۲۷ر اگست

لہٰذا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس متارکے کی شرائط پیش از وقت طے کرلی جائیں۔ کیونکہ آزاد کشمیر کے مجاہدین جو گذشتہ دس ماہ سے مسلح فوجوں سے نبرد آزما ہیں لایعنی اور ہوائی وعدوں پر ہتھیار ڈالنے پر آمادہ نہ ہونگے۔ جبکہ ہمیں ہندوستان کی بدعہدی کا ایک بار تجربہ ہو چکا ہے کہ اس نے یو۔ این۔ او میں التوائے جنگ کی تجویز پیش کرکے پھر بدعہدی کردی تھی۔ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ آخر کار پیش کی جانے والی تمام شرائط عام کی تمام پیش از وقت منظر عام پر آجائیں۔

تقسیم قابل قبول نہیں

سردار ابراہیم نے کہا کشمیر کے متعلق تقسیم کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ آخر کشمیر میں کس بنا پر تقسیم کی جائے گی۔ ہندوستان میں غیر مذہبی حکومت کی بڑ ہانکنے والے پنڈت نہرو کے لبوں پر تقسیم کا لفظ اب کس طرح آئے گا۔ آپ نے کہا میں واشگاف الفاظ میں اس بات کا اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ کشمیر کی تقسیم کسی حالت میں بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ہمیں قوی امید ہے کہ حکومت پاکستان بھی اس معاملے پر کبھی غور و خوض نہیں کریگی

آزاد کشمیر کے رئیس الحکومت نے فرمایا کشمیر کے مسئلے کے صرف دو ہی حل ہیں۔ استصواب رائے عامہ یا جنگ اور ہم دونوں کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ آپ نے کہا ڈوگروں اور شیخ عبداللہ کے انتہائی مظالم کے باوجود ہم ۹۸ فیصدی ووٹ حاصل کر لینے کا دعویٰ کرتے ہیں

آپ نے فرمایا مسلم کانفرنس کے کارکنوں سے عبداللہ شاہی کے سلوک کا اس سے اندازہ کر لیجئے کہ کپتان میاں ناصر الدین جو مسلمانان جموں کے مشہور و محبوب لیڈر رہے ہیں۔ ابھی تک تیسرے درجے کی جیل میں ٹھونسے ہوئے ہیں۔ اُن کا وزن کم ہو چکا ہے ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے شیخ کو مسلمانان جموں کو اُس وقت موت سے بچانے کے لیے کہا تھا۔ جب موت نے ان کا کاملاً احاطہ کرلیا تھا

قتل عام

سردار ابراہیم نے فرمایا وادی کشمیر میں راشٹریہ سیوک سنگھ رہے سہے مسلمانوں کو نیکو خانہ کی طیاریوں میں مصروف ہے اور کوئی دن میں وہاں بھی قتل عام شروع ہونے والا ہے۔ لہٰذا میں کمیشن کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ وہ وادیٔ کشمیر کے ان بچے کھچے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کریں۔

آپ نے کہا ہمارے مجاہدین کے حوصلے بلند اور ارادے مصمم ہیں ہم ابھی تک مدافعانہ کاروائیاں ہی کر رہے ہیں۔ اور دشمن کو ہماری جارحانہ سرگرمیوں کا مزہ چکھنے کا موقع نہیں ملا۔ ہمارے شیروں کے سینے میں جہاد کی جو چنگاری بھڑک اُٹھی ہے اُسے اب دُنیا کی کوئی طاقت نابود نہیں کر سکتی۔

آپ نے فرمایا ہمیں کوئی بھی غیر منصفانہ تجویز قابل قبول نہ ہو گی۔ اور اگر ہندوستان جنگ پر اُترنا چاہے تو ہمارے جنگجو اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

آپ نے کہا گو ہماری جان پر بنی ہوئی ہے لیکن ہمیں اپنے اس دُکھ میں بھی اپنے فلسطین اور حیدر آباد کے مسلمان بھائیوں کے دُکھ بھولے نہیں۔ ہماری دُعائیں اور نیک خواہشات اُن کے ساتھ ہیں۔ خدا اُنہیں اپنی جد و جہد میں کامران و کامگار کرے۔

متضاد پالیسی

آپ نے فرمایا کشمیر اور حیدر آباد دونوں میں ہندوستان نے عجیب قسم کی فاشزم کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ دونوں ریاستوں میں اُس کے نظریات مختلف ہیں کشمیر کمیشن کو چاہیئے۔ کہ وہ ہندوستان کی اس غیر منصفانہ پالیسی کی تہ تک پہنچ کر حیدر آباد کے معاملے میں انصاف سے کام لینے کی تلقین کرے۔ تاکہ حیدر آباد اُن ہولناک وارداتوں سے بچ جائے۔ جن سے کشمیر کے روئیں روئیں سے خون بہ رہا ہے۔

سردار ابراہیم نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ اے کاش پاکستانی فوجیں محاذ کشمیر پر لڑتی ہوتیں تو ہم کبھی کے سرینگر پر قابض ہوگئے ہوتے۔

سردار ابراہیم کی کل دربار داتا گنج بخش میں دستار بندی کی گئی۔ آج آپ بعد نماز جمعہ دربار داتا صاحب میں حاضرین کو خطاب بھی فرمائینگے۔

ــــ کراچی ۲۷ر اگست معلوم ہوا ہے کہ کراچی کے ناظم اعلیٰ زنانہ پولیس بھرتی کرنے پر غور و خوض کر رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ بھرتی کا کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔

پاکستان کو کابل ریڈیو کا خراج تحسین

پشاور ۲۷ر اگست۔ آج کابل ریڈیو نے جشن استقلال میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کا خاص طور سے ذکر کیا۔ اور کہا کہ اخلاص اور برادرانہ محبت کے اس اظہار سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور بھی مضبوط ہوگئے ہیں۔

پشاور ریڈیو سے جشن استقلال کا جو خاص پروگرام نشر کیا گیا ہے کابل ریڈیو نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس سے افغانستان اور پاکستان کی دوستی کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ ہوگیا ہے۔

انڈونیشیا بہت جلد دُنیا میں باعزت جگہ حاصل کر لیگا

کراچی ۲۷ر اگست آل پاکستان مسلم لیگ کے آرگنائزر چودھری خلیق الزماں نے جمہوریہ انڈونیشیا کو اس کی تیسری سالگرہ کے موقعہ پر حسب ذیل پیغام تہنیت ارسال کیا۔

"جمہوریہ انڈونیشیا" کی تیسری سالگرہ کے پُر مسرت موقع پر میں اہل انڈونیشیا کو ان کی مسرت و شادمانی کے وقت پیغام تہنیت ارسال کرتا ہوں اہل پاکستان کی نظریں انڈونیشیا کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ انڈونیشیا اپنی سرگرمیوں کے میدانوں میں کیا ترقی کر رہا ہے حکومت انڈونیشیا نے ولندیزیوں کیخلاف جد و جہد کرنے کا جو عزم بالجزم کر رکھا ہے اس سے اُمید ہے کہ ان کو بہت جلد دُنیا کے آزاد ملکوں کی برادری میں باعزت جگہ مل جائے گی۔

نظام کا شاہ عبداللہ کو تار

حیدر آباد ۲۷ر اگست۔ نظام حیدر آباد نے والی شرق اردن امیر عبداللہ کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں عرب پناہگیروں کے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد نے حکومت ہند سے دوبارہ استدعا کی ہے۔ کہ دس لاکھ روپیہ کی جو رقم عرب پناہگیروں کیلئے دی ہے اسے بھیج دیا جائے

والیان ریاست بغاوت کے موقعہ کے منتظر ہیں!

قاہرہ ۲۷ر اگست یہاں کے عربی اخبار "الاھرام" نے لکھا ہے کہ ہندوستان حیدر آباد پر حملہ کرنے کی ہرگز حماقت نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے والیان ریاست خصوصاً سکھ و راجپوت حکومت ہند کی پالیسی سے قطعی غیر مطمئن ہیں۔ وہ کھلی بغاوت پر تلے ہوئے ہیں۔ اور صرف ایک مناسب موقعہ کے منتظر ہیں۔ ہندوستان نے اگر حیدر آباد پر فوجی حملہ کیا تو ان غیر مطمئن عناصر کو سر اُٹھانے کا نہایت عمدہ موقعہ مل جائے گا۔